تقریر

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت5-7منٹ

محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب

اور

زوجہ محترمہ صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (النحل:98)

مرد یا عورت میں سے جو بھی نیکیاں بجالائے بشرطیکہ وہ مومن ہو تو اُسے ہم یقیناً ایک حیاتِ طیّبہ کی صورت میں زندہ کر دیں گے اور انہیں ضرور اُن کا اجر اُن کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت **"محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب اور زوجہ محترمہ صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ"**

محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب 16 اگست 1914ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت بُوزینب صاحبہؓ کے بیٹے، حُجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے نواسے اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے چچا تھے۔
آپ نے میٹرک تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان سے کیا۔ اس کے علاوہ اپنے بزرگ ننھیال، والدین، اساتذہ اور صحابہ کرامؓ سے جو اُس وقت کثیر تعداد میں موجود تھے تعلیم و تربیت حاصل کی۔
آپ کا نکاح 27 دسمبر 1939ء کو حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحبؓ اور حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی بیٹی صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ کے ساتھ 15 ہزار روپے حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مسجد نور قادیان میں پڑھا۔ آپ کی شادی 7 مئی 1942ء کو ہوئی۔ 9 مئی 1942ء کو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ نے اپنی کوٹھی پر بعد نماز مغرب ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی شرکت فرمائی۔
اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹیوں سے نوازا جن میں محترمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم نواب محمود احمد خان صاحب، محترمہ امۃ الناصر تسنیم صاحبہ اہلیہ مکرم سیّد شاہد احمد صاحب، محترمہ امۃ المصور صاحبہ اہلیہ مکرم جنرل (ر) ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب، محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم منظور الرحمٰن صاحب اور محترمہ امۃ النصیر نکہت صاحبہ اہلیہ مکرم عبد المالک صاحب شامل ہیں۔
سامعین! دوسری جنگ عظیم سے قبل عام فوج کے علاوہ Territorial فوج بھی ہوا کرتی تھی جس کے سپاہیوں کو ہر سال 2/3 ماہ کی ٹریننگ کے لیے بلایا جاتا تھا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خاص کوشش سے Territorial Battalion میں ایک احمدی نوجوانوں کی کمپنی کا قیام عمل میں آیا اور اس کمپنی کے پہلے کمانڈر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ مقرر کیے گئے۔ آپ کی فراغت کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب مقرر ہوئے۔ 1939ء میں عالمگیر جنگِ عظیم شروع ہونے پر یہ Territorial Battalion باقاعدہ پورے وقت کی فوج بنادی گئی اس وقت صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب اس بٹالین کی یونٹ میں تھے۔ بعد میں آپ ترقی کر کے پہلے کیپٹن اور پھر میجر کے عہدے پر ترقی پا گئے۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان آرمی میں آپ نے کرنل (Colonel) کے عہدہ پر ترقی کی اور اِسی عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ اس بٹالین میں غیر مسلم افراد پر مشتمل ایک کمپنی آپ کے زیر کمان رہی۔ آپ کی زیر کمان غیر مسلم سپاہی آپ کے حسنِ سلوک سے بے حد متاثر تھے اور آپ کی حسنِ کارکردگی سے حکام بالا بھی بہت مطمئن تھے۔ جنگ کے دوران اس بٹالین کو اندرونِ ملک قیام امن کے لیے متعین کر دیا گیا تھا۔ اِس بٹالین میں آپ کے ہم مرتبہ

دیگر افسران کے ساتھ بھی آپ کا سلوک بھائیوں جیسا تھا۔ چنانچہ ایک ہم مرتبہ غیر مسلم افسر جو بعد میں کرنل کے عہدہ پر ترقی پا گیا تھا تقسیم ملک کے بعد اس سے خط وکتابت کا سلسلہ بھی آپ نے جاری رکھا۔

قیامِ پاکستان پر مخالفینِ احمدیت نے ایک متحدہ محاذ قائم کیا۔ 1953ء میں کئی احمدی شہید کیے گئے۔ 1954ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ ایک نام نہاد اصلاح پسند پارٹی نے 1955ء میں خلافت سے خروج کیا اور ایک عظیم فتنہ برپا کیا۔ اُس وقت آپ کرنل کے عہدہ سے ریٹائر ہو چکے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کو ناظرِ حفاظتِ خاص کے عہدہ پر مقرر فرمایا اور آپ نے انتہائی ذمہ داری سے اپنے فرائض انجام دیے۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 10 جون 1993ء)

سامعین! آپ بہت اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے۔ خلافتِ حقہ احمدیہ سے پوری طرح وابستہ تھے۔ آپ ہمدرد، صاف گو، سنجیدہ، باوقار، باجماعت نماز کے پابند، قرآنِ مجید سے گہری محبت رکھنے والے، اپنے بزرگوں کا احترام کرنے والے اور تمام شرعی احکام کے پابند تھے۔ آپ کے والد ماجد اور آپ کے زیرِ تربیت ساتھیوں نے جنگ کے اختتام پر اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لیے وقف کیں اور قابلِ قدر اور تاریخی خدمات بجالائے مثلاً بابا شیر دل صاحب جو قادیان اور ربوہ میں انچارج حفاظت رہے اور بعض نائب ناظر اور ناظر کے عہدوں پر فائز رہے۔

آپ کے داماد مکرم جنرل (ر) ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب نے آپ کی وفات کے بعد آپ کے اوصاف کے بارے میں الفضل میں ایک مضمون تحریر کیا۔ خاکسار اس مضمون سے کچھ حصہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہے گا۔

آپ تحریر کرتے ہیں کہ

"جہاں تک جماعت کے امام سے محبت اور ان کے حکم کی بے چون وچرا اطاعت کا تعلق ہے اس کا اندازہ اس ایک بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ موصوف میرے خاندان سے شناسا نہ تھے نزدیک تو کیا دور کی بھی کوئی رشتہ داری نہ تھی۔ ہاں جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد مجھ پر ہمیشہ ہی شفقت والتفات فرماتے تھے۔ میری خوش بختی کہ انہوں نے ایک دن کرنل صاحب سے جو رشتہ میں ان کے چچازاد تھے کہا کہ "اپنی فلاں بیٹی نوری سے بیاہ دو" اس ارشاد کے بعد کیا مجال کہ جو کرنل صاحب نے اگر، مگر، لیکن یا تحقیق و تدقیق وغیرہ کا کوئی عذر بھی کیا ہو۔ فوراً قلب وروح اطاعت کے لیے تیار ہو گئے اور ان کا وضعدار اور وضو دار چہرہ اس مصرع کا مصداق بن کر رہ گیا کہ

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

اور پھر اس ارشاد کی تعمیل میں دسمبر 1973ء میں نکاح ہو گیا اور اکتوبر 1974ء میں رخصتی۔ نکاح کا دن میرا کرنل صاحب سے تعارف کا پہلا دن تھا۔

سفر وحضر میں تلاوت کلام پاک تو ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ تہجد کا اہتمام بھی تمام عمر اسی التزام سے کیا۔ بظاہر آواز میں بڑا کرارہ پن اور استحکام مگر نہایت رقیق القلب۔ سیّدِ وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر چھڑتے ہی ان کی آنکھوں میں اشک تیرنے شروع ہو جاتے۔ قرآن کریم سے رغبت و محبت کا یہ عالَم کہ گھر کے ملازموں اور ملازماؤں تک کو قرآن کریم پہلے ناظرہ اور پھر ترجمے کے ساتھ پڑھوایا۔ شعارِ دینی کے سلسلے میں غیرت کی یہ کیفیت کہ ایک دفعہ ایک سینئر جرنیل نے کسی بات پر برہم ہو کر کہہ دیا "داؤد! کسی دن تمہاری یہ جھاڑی (داڑھی) صاف کروادوں گا۔ ایک لمحہ توقف کے بعد جواب دیا "جناب خدا آپ کو یہ موقعہ کبھی نہیں دے گا ان شاء اللہ اور میرا دوسرا جواب یہ ہے کہ "شٹ اپ"

شاید یہی وجہ تھی کہ اپنی اسی خودداری کی اور دینی انا کی بنا پر 43 سال کی عمر میں اپنے عہدے سے ریٹائر ہو گئے۔

نوری صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مَیں آج کی صحبت کو ایسی بات پر ختم کرنا چاہتا ہوں جس کا تعلق ایک تبرک کے احترام اور اپنے غریب الوطن آقا سے محبت ہے۔ کرنل ریٹائرڈ صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کے پاس دیگر تبرکات کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک "کنگھا" بھی تھا جو آپ نے 1989ء میں لندن میں منعقدہ صد سالہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؒ کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کی خوشی میں بطور تحفہ پیش کر دیا یہ کہتے ہوئے کہ "بے شک اس عزیز از جان تبرک کو اپنے سے جدا کرنے کو جی تو نہیں چاہتا مگر مَیں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس وقت آپ غریب الوطن ہیں اور اس کے مجھ سے کہیں زیادہ مستحق"، مگر ساتھ یہ التجا بھی کر دی کہ "جب آپ بصد کامرانی وکامگاری مراجعت فرمائے وطن عزیز ہوں تو یہ "کنگھا" مجھے عطا کر دیا جائے گا۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 12 جنوری 1994ء)

سامعین! آپ کا انتقال مئی 1993ء میں ہوا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 14 مئی 1993ء کو لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کی بیوہ اور بچوں کے نام تعزیت کا جو خط لکھا اُس میں تحریر فرمایا:

"بھائی داؤد بڑے بہادر انسان تھے۔ بہت خوبیوں کے مالک، امامت اور جماعت کے لیے غیرت میں تو ایک ننگی تلوار تھے۔ نہ اپنے کی پرواہ کی نہ پھر کسی اور کی اور یہ رنگ حضرت چچا جان کی ساری اولاد میں ہے۔ آپ نے جس طرح صبر و رضا کے ساتھ جس رفاقت کا حق ادا کیا ہے ایسی مثال کم دکھائی دیتی ہے۔ یہ تاثر صرف میرا ہی نہیں بلکہ سب دیکھنے والوں کا ہے۔ اسی طرح بھائی داؤد کی طرف سے آپ کے ساتھ جو محبت کا سلوک ہوا اور تحفظ دیا گیا اور تربیتِ اولاد میں آپ دونوں نے مِل کر جو دعاؤں کے ساتھ کوشش کی ہے یہ امور ایسے ہیں جو خدا کے فضل سے آپ کے لیے قربِ الٰہی میں مدد دیتے رہے اور آئندہ بھی آپ پر اللہ کے فضل نازل ہوتے رہیں اور اولاد در اولاد خدا کے فضل سے سب سلسلہ کے فدائی مخلص اور جانثار رہیں۔"

(روزنامہ الفضل مورخہ 12 جنوری 1994ء)

سامعین! جیسا کہ خاکسار نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ آپ کی شادی صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ اب اُن کے بارے میں مختصر سا ذکر کرنا چاہوں گا۔

محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ 23 نومبر 1923ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور نواب عبداللہ خان صاحب کی بیٹی تھیں۔

محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ کراچی میں محمد علی سوسائٹی کی صدر لجنہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ کوہاٹ میں قیام کے دوران بھی لجنہ کے کاموں میں حصہ لینے کی آپ کو توفیق ملی۔

سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ نے اپنے بچوں کے بارے میں ایک مضمون لکھا تھا اس میں انہوں نے آپ کی بہت تعریف کی کہ نواب عبداللہ خان صاحب فوت ہوگئے تو خاص طور پر آپ نے اپنی والدہ کی غیر معمولی خدمت کی۔ آپ مہمان نوازی کی صفت میں بڑی نمایاں تھیں اور بلا امتیاز ہر ایک کی مہمان نوازی کرتی تھیں اور خوش آمدید کہتی تھیں۔

ڈاکٹر نوری صاحب جو کہ آپ کے داماد تھے بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں نے ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ میری خواہش تھی کہ کوئی بیٹا ہوتا تو وقف کرتی اور تمہارے وقف سے میری یہ خواہش بھی پوری ہوگئی۔

سامعین! آپ 23؍ جولائی 2017ء کی رات کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں وفات پاگئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 94 برس تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 4؍ اگست 2017ء کو بعد نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"مکرمہ صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ ... جو کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی اہلیہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور نواب عبداللہ خانصاحب کی بیٹی تھیں... مکرم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب جن کی یہ اہلیہ تھیں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ اس طرح یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نواسی بھی تھیں اور آپ کے پوتے کی اہلیہ بھی۔ گزشتہ تین چار سال سے کافی بیمار تھیں بلکہ اب گزشتہ چند ماہ سے ہسپتال میں داخل تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بڑی پرانی ان کی وصیت تھی... اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے آباؤ اجداد کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ آمین

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

(کمپوزڈ بائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿